اظہار کیا گیا۔اور انتہائی نازک مسائل پر گفتگو کے لیے لڑکا،لڑکی سے اور لڑکی لڑکے پر اعتماد کرتی ہے۔اور اپنی مشکلات کا تذکرہ کر کے ان سے حل چاہتی ہے۔کیا پاکستانی معاشرہ اس کا متحمل ہے۔کیا واقعی ہم اب اس قدر بے بس ہو گئے ہیں۔یقیناً نہیں،ہرگز نہیں۔ایسی کسی بھی کوشش کی ہم بھرپور مزاحمت کریں گے۔اور کسی صورت اس اباحیت کی اجازت نہیں دیں گے۔

ان حالات میں اہم ترین ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے کہ وہ کس طرح کا نصاب اپنے بچوں کو پڑھانا چاہتے ہیں۔کیا جنسی تعلیم واقعی ان کے بچوں کے لیے ناگزیر ہے۔یا یہ مسئلہ وہ خود حل کرنا چاہتے ہیں۔ہم کئی مرتبہ عرض کر چکے ہیں۔کہ 98% فیصد والدین اپنے بچوں کے نصاب سے بے خبر ہوتے ہیں۔انہوں نے کبھی بچوں کے بیگ چیک نہیں کیے،انہوں نے کبھی بھی نصاب کی کتابیں نہیں دیکھی اس میں کیا لکھا ہے۔اور ان کے بچے سکول میں کیا پڑھ کر آتے ہیں۔ان کی اس جہالت کی وجہ سے نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔اس لیے والدین کو باخبر ہونا ہوگا۔اور نصاب پر گہری نظر رکھنی ہوگی۔تاکہ کوئی ان کے مستقبل سے نہ کھیل سکے۔

ہم ارباب اختیار سے گذراش کریں گے۔کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔اور اس قوم پر ترس کھائیں۔ان نسلوں کو تباہی سے بچائیں۔مستقل مزاجی سے نصاب تیار کریں۔جو اسلامی معاشرے کی صحیح نمائندگی کرتا ہو۔اور اس نصاب تعلیم سے ایسے لوگ تیار ہوں جن پر ہم بجا طور پر فخر کر سکیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی جوار رحمت میں!

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی 95 سال کی عمر گزار کر 11-12 ربیع الاول 1435ھ کی درمیانی رات ایک طویل علالت کے بعد (14 جنوری 2014ء) کو اس دنیائے فانی سے آخرت کے سفر پر روانہ ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت نیک، عالی کردار، تقویٰ شعار، عبادت گذار، شب زندہ دار، رقیق القلب، مہمان نواز، متواضع وملنسار اور اخلاق وعادات کے اعتبار سے نمونہ سلف اور عباد الرحمان کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔وہ محدثین کرام کے اس گروہ باصفا سے تعلق رکھتے تھے جن کا عمر بھر اوڑھنا بچھونا قال اللہ تعالیٰ اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلنواز صدائیں بلند کرنا تھا۔مولانا یوسف صاحب 1919 میں ضلع فیروزپور کے ایک گاؤں چک سومیاں اعوان میں کمال الدین کے ہاں پیدا ہوئے۔انہوں نے ابتدائی

تعلیم گاؤں میں حاصل کی اس کے بعد منڈی عثمان والا قصور، مدرسہ غزنویہ امرتسر، مدرسہ نذیریہ فیروز پور اور مدرسہ دارالکتاب والسنہ دہلی میں تعلیم و تعلم کی منزلیں طے کیں۔ ان کے کبار اساتذہ کرام میں محدث پنجاب مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا داؤد ارشد، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، مولانا نیک محمد جہلمی، اور مولانا امام عبدالستار محدث دہلوی رحمہم اللہ کے نام نمایاں ہیں۔ تحصیل علم کے بعد مولانا یوسف نے درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ 1949ء میں انہوں نے منڈی راجووال (حال ضلع اوکاڑہ) میں دارالحدیث جامعہ کمالیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور اس میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ دارالحدیث جامعہ کمالیہ کی تعمیر و ترقی میں مولانا یوسف صاحب نے عمر کھپادی اور ان کا قائم کردہ مدرسہ اس علاقے میں مینارہ نور ہے اس سے فیض یافتہ سینکڑوں علماء تحصیل علم کے بعد مختلف علاقوں میں توحید و سنت کی دعوت کو پھیلانے کا کام کر رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے اس کا اجر مولانا یوسف صاحب کو ملتا رہے گا۔ ان شاء اللہ مولانا یوسف صاحب جماعت کے محقق عالم دین اور مفتی بھی تھے انہوں نے خود بھی کئی چھوٹے چھوٹے رسائل لکھے اور اکابرین جماعت کی بعض کتابیں بھی شائع کیں۔ مولانا عبدالقادر حصاری رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ مرتب کروا کے اپنی نگرانی میں شائع کروایا جو کہ بہت بڑی دینی و مسلکی خدمت ہے۔ مولانا نے 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا اور چار مہینے ساہیوال جیل میں بھی رہے۔ ان کی وفات جماعت اہل حدیث کے لئے عظیم سانحہ ہے۔

ادارہ جامعہ سلفیہ مولانا محمد یوسف راجووالوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں مولانا ڈاکٹر عبدالرحمان یوسف، مولانا عبیداللہ احسن، ڈاکٹر عبیدالرحمان محسن اور مرحوم کے داماد مفتی پاکستان حافظ عبدالستار حماد آف میاں چنوں سے دلی رنج و غم اور مسنون تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف صاحب نے 12 ربیع الاول کو نماز ظہر کے بعد پڑھائی اور مولانا یوسف صاحب کی تدفین منڈی راجووال میں کی گئی نماز جنازہ میں اکابرین جماعت، علمائے عظام اور ہزاروں افراد نے شرکت فرمائی۔ بلاشبہ مولانا یوسف صاحب اپنے اوصاف کمالات کے اعتبار سے ایک ولی اللہ اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے ان کی تعلیمی و تدریسی اور دعوتی خدمات تا ابد یاد رکھی جائیں گی انشاء اللہ۔

☆☆☆☆